REGD No. L.5254

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ
عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل

روزنامہ — ربوہ

یوم جمعہ — خطبہ نمبر ۳۷

۲۳ محرم ۱۳۷۶ھ

فی پرچہ ۱۰

جلد ۴۵/۱۰ ۔ ۳۱ ظہور ۱۳۳۵ھش ۔ ۳۱ اگست ۱۹۵۶ء ۔ نمبر ۲۰۴

اخبار احمدیہ

ربوہ ۳۰ اگست۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق مکرم پرائیویٹ سیکرٹری صاحب مطلع فرماتے ہیں کہ طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ۔ احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و سلامتی کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کو کل حرارت نسبتاً کم رہی۔ مگر آج کچھ زیادہ ہے اور طبیعت مضمحل سی ہے۔ احباب صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

حضرت مرزا شریف احمد صاحب کی طبیعت تاحال ناساز ہے۔ آج بلڈ پریشر زیادہ ہو گیا ہے۔ اور کمر میں درد ہے۔ احباب صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

حضرت مفتی محمد صادق صاحب مدظلہ العالی کو کل سے ضعف زیادہ ہے۔ احباب صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

"کوہستان لاہور" "نوائے پاکستان" وغیرہ کی ایک اور صریح کذب بیانی

از مکرم ابوالمنیر مولوی نور الحق صاحب پروفیسر جامعۃ المبشرین ربوہ

حال ہی میں "کوہستان لاہور" "نوائے پاکستان" اور بعض دیگر اخبارات میں ایک اور صریح غلط اور مبنی بر افترا خبر شائع ہوئی ہے جس میں ابوالمنیر مولوی نور الحق صاحب کی طرف یہ بات منسوب کی گئی ہے۔ کہ انہوں نے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی تصنیف لطیف تفسیر کبیر کو اپنی طرف منسوب کیا ہے۔ —— ذیل میں خود مولوی ابوالمنیر صاحب کی طرف سے اس غلط بیانی کی تردید ان کے دستخطوں کے ساتھ شائع کی جاتی ہے۔ اگر ان اخبارات میں سچائی اور دیانت کی کوئی رمق باقی ہے۔ تو ان کا فرض ہے کہ وہ اس صریح جھوٹی خبر کی فوراً تردید کریں۔ (ادارہ)

"کوہستان لاہور" مورخہ ۲۴ اگست اور "نوائے پاکستان لاہور" مورخہ ۲۹ اگست میں ایک خبر شائع ہوئی ہے جس کا ماحصل یہ ہے کہ گویا (نعوذ باللہ) میں نے یہ دعوے کیا ہے کہ تفسیر کبیر جو سیدنا و امامنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی تصنیف لطیف ہے وہ آپ کی تصنیف نہیں بلکہ میری تصنیف ہے۔ میری طرف جو یہ بات منسوب کی گئی ہے سراسر افترا اور قطعی طور پر جھوٹ اور باطل ہے۔ میں نے نہ کبھی ایسا دعوےٰ کیا ہے۔ اور نہ میں ایسا کر سکتا ہوں۔ پس نوائے پاکستان اور کوہستان کے مدیران نے ایسی جھوٹی خبر شائع کر کے ظلم عظیم کیا ہے۔ ولعنۃ اللہ علی الکاذبین

کوہستان اور نوائے پاکستان کی شائع کردہ خبر واقعاتی لحاظ سے بھی غلط اور باطل ہے۔ کیونکہ تفسیر کبیر حصہ سوم کا مسودہ (جو سورۂ یونس سے سورۂ کہف تک تفسیر پر مشتمل ہے) ۱۹۲۲ء میں تیار ہوا تھا۔ جبکہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سینکڑوں احباب کے سامنے قرآن مجید کا درس دیا تھا۔ اور احباب جماعت نے معارف قرآنی کو حضور کی زبان مبارک سے خود سنا تھا۔ میری عمر اس وقت صرف تین سال کی تھی۔ اور میں اپنے گاؤں جوڑہ کرنانہ ضلع گجرات میں رہتا تھا۔ پس تفسیر کبیر کی تصنیف کو میری طرف منسوب کرنے کا خیال ہی غلط بلکہ جنونانہ ہے۔

(۲) تفسیر کبیر جلد ششم کے تین جزء شائع ہوئے ہیں اور ان کا درس ڈلہوزی میں ۱۹۴۲ء ۱۹۴۵ء ۱۹۴۶ء میں ہوا تھا اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے زود نویس نے اس کو قلم بند کیا تھا۔ وہ زود نویس بھی موجود ہیں اور خدا کے فضل سے اس درس کے سننے والے بھی زندہ موجود ہیں۔ جو اس بات کے گواہ ہیں کہ یہ تفسیر حضور ہی کی تصنیف ہے۔

(۳) اس وقت جو تفسیر زیر طبع ہے۔ وہ آخری پارہ کی چھ سورتوں کی تفسیر پر مشتمل ہے۔ اس کے مضمون میں سے کچھ حصہ وہ ہے جو حضور نے اپنے زود نویس کو خود لکھوایا اور خود اس کی نظر ثانی فرمائی۔ اور کچھ حصہ وہ ہے جو حضور درس کے طور پر ۱۹۱۴ء سے لے کر اب تک رمضان المبارک کے مہینہ میں بیان فرماتے رہے۔ اور الفضل کے مختلف فائلوں میں چھپا ہوا ہے۔ اس کو جمع کیا گیا۔ اور حضور نے اس میں مناسب اصلاح فرمائی۔ اور کچھ حصہ مضمون وہ ہے جس کو حضور نے خود لکھوایا۔ چنانچہ جتنا کام حضور مری میں کرتے تھے۔ اس کی رپورٹ ۲ اخبار الفضل میں شائع ہو جاتی تھی۔ اسی طرح مکرم چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب سے اکثر میری خط و کتابت ہوتی رہی ہے۔ آپ ہیگ میں تھے۔ اور میں آپ کو لکھتا رہا ہوں کہ اب حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے اتنا کام ختم کر لیا ہے۔ اور اتنا کام باقی ہے۔ پس مکرم چوہدری صاحب بھی اس بات کے گواہ ہیں کہ زیر طبع تفسیر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی ہی اپنی تصنیف ہے۔ ان حالات اور واقعات کی بنا پر صاف واضح ہو جاتا ہے کہ نوائے پاکستان و کوہستان کی خبر بالکل جعلی اور جھوٹی ہے۔ اور جو بات میری طرف منسوب کی گئی ہے۔ وہ سراپا غلط اور جھوٹ ہے۔

علاوہ ازیں میں حلفیہ طور پر بیان کرتا ہوں کہ تفسیر کبیر سیدنا و امامنا حضرت امیر المومنین (باقی صفحہ ۸ پر)

کوہستان لاہور مورخہ ۲۴ اگست اور نوائے پاکستان لاہور مورخہ ۲۹ اگست میں ایک خبر شائع ہوئی ہے۔ جس کا ماحصل یہ ہے۔ کہ گویا (نعوذ باللہ) میں نے یہ دعویٰ کیا ہے۔ کہ تفسیر کبیر جو سیدنا و امامنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی تصنیف لطیف ہے۔ وہ آپ کی تصنیف نہیں۔ بلکہ میری تصنیف ہے۔ میری طرف جو یہ بات منسوب کی گئی ہے۔ سراسر افترا اور قطعی طور پر جھوٹ اور باطل ہے۔ میں نے نہ کبھی ایسا دعویٰ کیا ہے اور نہ میں ایسا کر سکتا ہوں۔

خاکسار
ابوالمنیر نور الحق پروفیسر جامعۃ المبشرین
ربوہ

ملک غلام محمد صاحب سابق گورنر جنرل پاکستان انتقال فرما گئے

کراچی ۳۰ اگست۔ یہ خبر دلی رنج اور افسوس کے ساتھ سنی جائے گی کہ پاکستان کے سابق گورنر جنرل جناب ملک غلام محمد صاحب کل شب دس بجکر ۲۰ منٹ پر حرکت قلب بند ہو جانے کی وجہ سے انتقال فرما گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ ملک صاحب مرحوم کو کل شام اچانک دل کا دورہ ہوا جو آخر جان لیوا ثابت ہوا۔ وفات کی خبر سنتے ہی صدر جمہوریہ جناب سکندر مرزا اور دیگر زعماء حسین ملک کے مکان پر پہنچ گئے جہاں آپ ان دنوں مقیم تھے۔ آپ کو آج شام سپرد خاک کیا جائے گا۔ ملک صاحب مرحوم ملک و ملت کے عظیم خادم اور راہنما تھے۔ آپ کے عہد میں ملک میں کئی دفعہ ایسے حالات پیدا ہوئے جبکہ ملک کی حفاظت و سالمیت خطرہ میں پڑ گئی۔ اس وقت آپ کی ہی مضبوط پالیسی کی وجہ سے ملک ہر طرح کے خطرات سے محفوظ رہا۔ ملک صاحب مرحوم کی وفات ایک اہم قومی صدمہ ہے ہم جماعت احمدیہ کی طرف سے مرحوم کے پسماندگان کے ساتھ دلی ہمدردی کا اظہار کرتے ہیں۔

ایڈیٹر۔ روشن دین تنویر بی۔ اے ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کی۔

خطبہ جمعہ

قرآن کریم کے ترجمہ کا عظیم الشان کام مکمل ہو گیا الحمد للہ علیٰ ذالک

یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ اس نے بیماری کے باوجود تھوڑے سے عرصہ میں ہی مجھے یہ اہم کام سرانجام دینے کی توفیق عطا فرمائی

مستحکم دلائل اور اللہ تعالیٰ کے زندہ نشانات کو دیکھ کر ایمان لانے والوں کو کوئی ابتلا متزلزل نہیں کر سکتا

ایمان پر ثابت قدم رہو اور دعاؤں اور استغفار سے کام لیتے رہو تا اللہ تعالیٰ ذاتی طور پر تمہیں اپنے انعامات سے نوازتا رہے

از حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

فرمودہ ۲۴ اگست ۱۹۵۶ء بمقام جابہ

یہ خطبہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ملاحظہ کے بعد شائع کیا جا رہا ہے۔ (خاکسار محمد یعقوب مولوی فاضل انچارج شعبہ زود نویسی)

تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کے بعد حضور نے قرآن کریم کی ان آیات کی تلاوت فرمائی کہ یا ایھا الذین امنوا اذا لقیتم فئۃ فاثبتوا واذکروا اللہ کثیرا لعلکم تفلحون واطیعوا اللہ و رسولہ ولا تنازعوا فتفشلوا وتذھب ریحکم واصبروا ان اللہ مع الصابرین ولا تکونوا کالذین خرجوا من دیارھم بطرا ورئاء الناس ویصدون عن سبیل اللہ واللہ بما یعملون محیط (انفال ع ۶)

اس کے بعد فرمایا۔

سب سے پہلے تو میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ جابہ کے قیام کی بڑی وجہ یہ تھی کہ

قرآن شریف کا ترجمہ

کرنے کی مجھے توفیق مل جائے۔ سو اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ آج ہم اٹھائیسویں پارے کے آخر میں ہیں (چنانچہ ۲۵ اگست کی شام تک خدا تعالیٰ کے فضل سے قرآن شریف کا سارا ترجمہ ختم ہو گیا ہے) اس میں کوئی شبہ نہیں کہ بعض نوٹوں اور بعض حوالوں کے لئے ابھی اور بھی کچھ وقت لگے گا مگر تین چار مہینے کے اندر اندر سارے قرآن شریف کا ترجمہ ہونا الٰہی مدد کے بغیر نہیں ہو سکتا۔

مجھے یاد ہے

جب ۱۹۰۵ء میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام دہلی گئے تو خواجہ کمال الدین صاحب اور شیخ یعقوب علی صاحب ڈپٹی نذیر احمد صاحب مترجم قرآن کو بھی ملنے گئے۔ انہوں نے آکر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو سنایا۔ کہ ڈپٹی صاحب نے اپنے ارد گرد کاغذوں کا ایک بڑا ڈھیر لگا رکھا تھا ایک مولوی بھی انہوں نے ملازم رکھا ہوا تھا۔ اور خود بھی انہیں عربی زبان سے کچھ واقفیت تھی۔ پھر وہ کہنے لگے میں نے بڑی کتابیں لکھی ہیں۔ مگر ساری کتابیں ملا کر بھی مجھے اتنی مشکل پیش نہیں آئی جتنی مشکل مجھے قرآن کریم کے ترجمہ میں پیش آئی ہے۔ چنانچہ پچھلے میں نے ردی کاغذوں کا ڈھیر لگا رکھا ہے لکھتا ہوں اور پھاڑتا ہوں لکھتا ہوں اور پھاڑتا ہوں۔ چنانچہ سات سال انہیں اس ترجمہ کے مکمل کرنے میں لگے۔ مگر میں نے یہ ترجمہ خدا تعالیٰ کے فضل سے

بہت تھوڑے سے عرصہ میں

کر لیا پہلے آٹھ پاروں یعنی سورۃ انعام کے آخر تک کا ترجمہ پہلے ہو چکا تھا اور سورۃ یونس سے کہف تک کا ترجمہ ۴۰-۱۹۳۹ء میں ہوا۔ اور آخری پارے کا ترجمہ پچھلے آٹھ دس سالوں میں ہوتا رہا۔ پہلے آٹھ پاروں میں سے سورۃ مائدہ کی چند آیتیں جو قرآن کریم کی مشکل ترین آیات میں سے ہیں اور اسی طرح سورۃ انعام کی چند آیتیں رہتی تھیں۔ اسی طرح سورۃ اعراف انفال اور سورۃ توبہ کا ترجمہ اور آخری چودہ پارے باقی تھے۔ گویا قریباً سترہ پاروں کا ترجمہ ابھی رہتا تھا۔

ہم ۲۳ اپریل کو ربوہ سے مری گئے تھے۔ پہلے آخری پارہ کی چند سورتیں باقی تھیں۔ ان کی ہم تفسیر کرتے رہے اس کے بعد

ترجمہ کا کام جون میں شروع ہوا

اور اب اگست کا آخر ہے۔ بیچ میں دس دن بخار بھی چڑھتا رہا۔ اور قریباً دس دن مری سے جابہ اور پھر جابہ سے مری اور پھر مری سے ربوہ اور ربوہ سے مری آنے جانے میں لگے۔ اور اس طرح دو مہینے اور کچھ دن رہ جاتے ہیں جن میں سارے قرآن کریم کے ترجمہ کا کام خدا تعالیٰ کے فضل سے ختم ہو گیا۔ اس ترجمہ کے متعلق لوگوں کی رائے کا تو اس وقت پتہ لگے گا جب یہ ترجمہ چھپے گا۔ لیکن میری رائے یہ ہے کہ اس وقت تک قرآن کریم کے جتنے ترجمے ہو چکے ہیں۔ ان میں سے کسی ترجمہ میں بھی اردو محاورے اور عربی محاورے کا اتنا خیال نہیں رکھا گیا جتنا اس میں رکھا گیا ہے۔

یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ اس نے اتنے تھوڑے عرصہ میں

اس عظیم الشان کام

سرانجام دینے کی مجھے توفیق عطا فرمائی۔ ورنہ مجھ پر وہ زمانہ گزر رہا تھا۔ جب بعض نوجوانوں نے یہ کہنا شروع کر دیا تھا۔ کہ خلیفہ اب بڈھا ہو گیا ہے۔ اور وہ معزول کئے جانے کے قابل ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس بڈھے اور کمزور انسان سے وہ عظیم الشان کام کروا لیا جو بڑے بڑے طاقتور بھی نہ کر سکے۔ گزشتہ تیرہ سو سال میں بڑے بڑے قوی نوجوان گذرے ہیں۔ مگر جو کام اللہ تعالیٰ نے مجھے سرانجام دینے کی توفیق عطا فرمائی ہے۔ اس کی ان میں سے کسی کو بھی توفیق نہیں ملی۔ درحقیقت

یہ کام خدا کا ہے

اور وہ جس سے چاہتا ہے کروا لیتا ہے۔ چنانچہ اس نے یہ کام اس شخص سے کروا لیا جس کے متعلق جماعت میں سے بعض منافقین نے یہ کہنا شروع کر دیا تھا۔ کہ اب یہ ضعیف اور بڈھا ہے۔ اسے کام سے الگ کر کے بٹھا دینا چاہیئے۔ یا اسے دو نائب دے دینے چاہئیں۔ خود یہ کام کرنے کے قابل نہیں۔ یہ دوسری توجیہہ امریکہ سے آئی ہے چنانچہ وہاں سے رپورٹ پہنچی ہے۔ کہ جب عبدالمنان سے کہا گیا کہ تمہارے بھائی نے یہ الفاظ کہے ہیں۔ تو اس نے کہا کہ میرے بھائی کا تو یہ مطلب تھا کہ چونکہ خلیفۂ وقت کمزور اور بوڑھے ہو چکے ہیں اس لئے اب انہیں دو مددگار دے دینے چاہئیں۔ وہ لکھتے ہیں کہ عبدالمنان ہمارے پاس جتنی دیر بیٹھا رہا۔ یہی بحث کرتا رہا۔ اور عبدالوہاب سے الزام دور کرنے کی کوشش میں

نئی نئی تشریحیں کرتا رہا

وہ خط اس وقت میرے سامنے نہیں۔ مگر اس کا مفہوم یہی تھا جب وہ چھپ جائے گا۔ تو دوسرے لوگ بھی اسے پڑھ لیں گے۔

یہ آیتیں جو میں نے ابھی پڑھی ہیں ان میں اللہ تعالیٰ ہمیں ایک زبردست نصیحت کرتا ہے فرماتا ہے۔ یا ایھا الذین امنوا اذا لقیتم فئۃ فاثبتوا واذکروا اللہ کثیرا لعلکم تفلحون (انفال ع ۶) اے مومنو دنیا میں انسان کو مختلف مقابلے پیش آتے رہتے ہیں۔ کوئی مقابلہ بڑا ہوتا ہے اور کوئی چھوٹا ہوتا ہے۔ کسی مقابلہ کے وقت انسان قائم رہتا ہے اور کسی مقابلہ کے وقت پہلے ہی اپنا دل چھوڑ بیٹھتا ہے۔ مگر مومن کی یہ حالت ہوتی ہے کہ جب وہ کسی جنگ میں جاتا ہے خواہ وہ ظاہری جنگ ہو یا علوم کی جنگ ہو تو محض خدا کے لئے ہے اور جب وہ خدا کے لئے جاتا ہے تو اپنا دل چھوڑتا نہیں بلکہ دشمن کے مقابلہ میں پوری مضبوطی سے قائم رہتا ہے۔

چونکہ تمہارا طریق یہ ہے۔ کہ تم بحث بھی خدا کے لئے کرتے ہو۔ اور دلیل بازی بھی خدا کے لئے کرتے ہو۔ تبلیغ بھی خدا کے لئے کرتے ہو۔ اس لئے تم مضبوطی سے اپنی جگہ پر قائم رہا کرو۔ اور یاد رکھو۔ کہ اگر تم خدا کے لئے اس تکلیف کو برداشت کروگے۔ تو خدا یہ کب برداشت کرسکتا ہے۔ کہ تم اس کی طرف سے بحث کرتے جاؤ۔ اور وہ تمہیں ہرا دے۔

آج کل ہماری جماعت میں منافقین کا جو فتنہ اٹھا ہوا ہے۔ یہ نصیحت اس پر بھی چسپاں ہوتی ہے۔ اور ہر مومن کا فرض ہے۔ کہ وہ خدا تعالےٰ کے اس حکم کو اپنے سامنے رکھے۔ کہ فاثبتوا یعنی اے مومنو جب تم دشمن کے مقابلہ میں کھڑے ہو۔ تو ثابت قدم رہو۔ ڈگمگاؤ نہیں۔ اس لئے کہ مومن کہتے ہی اسے ہیں۔ جس نے دلیل سے مانا ہو۔

قرآن کریم میں

اللہ تعالیٰ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے فرماتا ہے۔ کہ تو لوگوں سے کہہ دے کہ علیٰ بصیرۃ انا ومن اتبعنی (یوسف ع ۱۲) میں نے اور میرے متبعین نے جن باتوں کو مانا ہے۔ انہیں دلیل سے مانا ہے۔ اور جس نے کسی بات کو دلیل سے مانا ہو۔ اسے کون ورغلا سکتا ہے۔ مثلاً ایک اندھا سورج کو اس لئے مانتا ہے۔ کہ لوگ کہتے ہیں سورج موجود ہے۔ یا وہ سورج کو اس لئے مانتا ہے۔ کہ اسے دھوپ محسوس ہوتی ہے۔ اور اسے خیال آتا ہے۔ کہ کوئی سورج بھی ہوگا۔ لیکن بینا اس لئے مانتا ہے۔ کہ اس نے خود سورج کو دیکھا ہے۔ اب خواہ کوئی کتنی بھی دلیلیں دے۔ کہ سورج کوئی نہیں کیا یہ ممکن ہے۔ کہ کوئی آنکھوں والا شخص سورج کا انکار کردے۔

ہمارے منشی اروڑے خاں صاحب رضؓ

جو کپورتھلہ کے رہنے والے تھے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نہایت پرانے مخلصوں اور آپؑ کے عاشقوں میں سے تھے۔ انہوں نے مجھے خود سنایا۔ کہ ایک دفعہ ہمارے علاقہ میں

مولوی ثناء اللہ صاحب

آگئے۔ میرے بعض دوست میرے پاس آئے۔ اور انہوں نے کہا۔ کہ آج کل بڑا عمدہ موقعہ ہے۔ مولوی ثناء اللہ صاحب آئے ہوئے ہیں۔ آپ بھی چلیں۔ اور ان کی کچھ باتیں سن لیں۔ وہ کہنے لگے میں نے پہلے تو انکار کیا۔ مگر وہ اصرار کرتے چلے گئے اور آخر ان کے اصرار پر میں مولوی صاحب کے پاس چلا گیا۔ مولوی صاحب آدھ گھنٹہ تک حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خلاف دلیلیں دیتے رہے۔ جب وہ خاموش ہوئے تو میں نے کہا مولوی صاحب آپ بیکار گلا پھاڑ رہے ہیں۔ آپ دلیلیں دے رہے ہیں۔ اور میں نے

مرزا صاحبؑ کا منہ دیکھا ہوا ہے

ان کا منہ دیکھنے کے بعد میں ان کو جھوٹا کہہ ہی نہیں سکتا۔ آپ خواہ رات اور دن دلیلیں دیتے رہیں۔ آپ کی ان دلیلوں کا اثر مجھ پر نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ آپ کی باتیں سب سنی سنائی ہیں۔ اور میری دیکھی ہوئی ہیں۔ میں نے جس شخص کے متعلق تجربہ کرلیا ہے۔ کہ وہ جھوٹ نہیں بول سکتا۔ اگر اس کے متعلق آپ لاکھ دلیلیں بھی دیں گے۔ تو میں آپ کو ہی جھوٹا کہوں گا۔ انہیں جھوٹا نہیں کہہ سکتا۔ یہی بات اللہ تعالےٰ نے اس آیت میں بیان فرمائی ہے۔ کہ یا ایھا الذین اٰمنوا اذا لقیتم فئۃ فاثبتوا اے مومنو جب دشمن سے تمہارا مقابلہ ہو۔ تو اگر تم نے دلیل سے مانا ہے۔ تو تمہارے لئے گھبرانے کی کونسی بات ہے۔

میں نے دیکھا ہے

کئی لوگ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر خواب دیکھ کر ایمان لائے تھے۔ اب اگر کوئی شخص کسی مولوی کی تقریر سن کر آپ کو چھوڑ دیتا ہے۔ تو وہ خود اپنے عمل سے اس بات کا اعلان کرتا ہے۔ کہ وہ شیطان کا چیلا تھا۔ جس نے اسے غلط راستہ پر چلا دیا۔ اسی طرح ہماری جماعت میں ہزاروں لوگ ایسے ہیں جو خوابیں دیکھ کر میری بیعت میں شامل ہوئے ہیں۔ اب اگر کوئی شخص کسی نالائق بھکاری اور فقیر کی باتیں سنکر دھوکا میں آجاتا ہے۔ یا اس لئے دھوکا میں آجاتا ہے۔ کہ خلیفہ اولؓ کا بیٹا ایسا کہہ رہا ہے۔ تو ہر انسان اسے کہیگا کہ اے بیوقوف کیا تجھے خدا نے نہیں کہا تھا۔ کہ یہ شخص سچا ہے۔ اے بیوقوف اگر صداقت وہی ہے جس کا تُو اب اظہار کر رہا ہے۔ تو تُو نے اپنی خواب کیوں شائع کرائی تھی۔ اے کذاب جب تُو نے مجھے یا الفضل والوں کو خواب بھجوائی تھی۔ تو صرف اس لئے بھجوائی تھی۔ کہ تجھے یقین تھا۔ کہ یہ خواب تجھے خدا نے دکھلائی ہے۔ اے کذاب اب تُو اپنے خدا کو جھوٹا کہتا ہے۔ اور

خلیفہ اولؓ کی اولاد

کو سچا سمجھتا ہے۔ خلیفہ اولؓ تو خود خدا کے غلام تھے۔ تجھے شرم نہیں آتی۔ کہ تو خدا کے مقابلہ میں کس کو پیش کر رہا ہے۔ خدا کے مقابلہ میں تو مرزا صاحبؑ کی بھی کوئی حیثیت نہیں۔ خدا کے مقابلہ میں تو نوحؑ اور ابراہیمؑ اور موسیٰؑ کی بھی کوئی حیثیت نہیں۔ اگر وہ خواب خدا کی طرف سے تھی۔ تو اے نالائق تو اب اسے رد کیوں کرنے لگا ہے۔ اور کیوں اپنے خدا کے حکم کی خلاف ورزی کرنے لگا ہے۔ مجھے خوب یاد ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرمایا کرتے تھے۔ کہ ہماری جماعت میں

تین قسم کے آدمی

پائے جاتے ہیں۔ ایک تو وہ ہیں۔ جنہوں نے مولوی صاحب (یعنی حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ) کی وجہ سے مجھے مانا ہے۔ وہ مولوی صاحب سے عقیدت رکھا کرتے تھے۔ انہوں نے جب دیکھا کہ مولوی صاحب احمدی ہو گئے ہیں تو وہ بھی احمدی ہو گئے۔ اور انہوں نے بیعت کرلی۔ اور ایک وہ طبقہ ہے۔ جو تعلیم یافتہ ہے۔ اس نے جب دیکھا کہ ایک منظم جماعت موجود ہے۔ تو اس نے کہا۔ آؤ ہم بھی اس جماعت میں داخل ہو جائیں۔ تاکہ ان کی وجہ سے سکول اور کالج کھولے جائیں۔ اور تیسرے وہ لوگ ہیں۔ جنہوں نے میرے دلائل اور نشانات کو دیکھ کر میری صداقت کو تسلیم کیا ہے۔ میں صرف ان لوگوں پر اعتبار کرتا ہوں۔ جو میرے

الہامات اور نشانات

کو دیکھ کر مجھ پر ایمان لائے ہیں۔ جنہوں نے مولوی صاحب کی وجہ سے مجھے مانا ہے۔ وہ اگر مولوی صاحب کی کوئی ایسی بات دیکھیں گے جو انہیں ناپسند ہوگی۔ تو ہو سکتا ہے کہ وہ مرتد ہو جائیں۔ اسی طرح وہ لوگ جو اس لئے ہماری جماعت میں داخل ہوئے ہیں۔ کہ یہ ایک منظم جماعت ہے۔ ہم مل کر سکول اور کالج کھولیں گے۔ وہ جس دن یہ دیکھیں گے کہ میرے سچے متبع کسی حکمت کے ماتحت سکولوں اور کالجوں پر کسی اور چیز کو ترجیح دے رہے ہیں۔ تو ہو سکتا ہے۔ کہ وہ مرتد ہو جائیں۔ میں صرف ان کو ترجیح دیتا ہوں۔ جو خدا تعالیٰ کی رضا کے لئے میرے دلائل اور نشانات کو دیکھ کر مجھ پر ایمان لائے ہیں۔ جو لوگ مولوی صاحب کی وجہ سے ایمان لائے ہیں۔ ان کا ایمان مولوی صاحب پر ہے۔ مجھ پر نہیں۔ جو لوگ ایک تنظیم اور جتھہ بندی کو دیکھ کر جماعت میں داخل ہوئے ہیں۔ ان کا ایمان بھی واسطے کا ایمان ہے۔ اور مجھے واسطے کے ایمان کی ضرورت نہیں۔

میں ایسے لوگوں کو اپنی جماعت میں نہیں سمجھتا۔ میری جماعت میں سچے طور پر وہی لوگ داخل ہیں۔ جنہوں نے خدا کے نشانوں کی وجہ سے اور اس کی رضا کے لئے مجھے قبول کیا ہے۔

میں دیکھتا ہوں۔ کہ اس وقت تک جن لوگوں نے اس فتنہ میں حصہ لیا ہے۔ وہ نہایت ہی ذلیل اور گھٹیا قسم کے ہیں۔ ایک بھی ایسی مثال نہیں پائی جاتی۔ کہ جماعت کے صاحب علم اور تقویٰ اور صاحب کشوف لوگوں میں سے کوئی شخص فتنہ میں مبتلا ہوا ہو۔ سارے کے سارے خدا تعالیٰ کے فضل سے اپنے پاؤں پر کھڑے رہے ہیں۔ صرف بعض ادنیٰ قسم کے لوگ تھے۔ جنہوں نے کہا، کہ خلیفہ اولؓ کی اولاد ایسا کہہ رہی ہے۔ ہم کیا کریں۔ میں ایسے لوگوں سے کہتا ہوں۔ کہ بیالیس سال تک جو تم نے میری بیعت کی تھی۔ تو کیا تم نے مجھے حضرت خلیفہ اولؓ کی اولاد کی وجہ سے مانا تھا۔ یا ان

دلائل اور بینات کی وجہ سے

مانا تھا۔ جو قرآن اور حدیث سے ظاہر ہوتے تھے۔ اور پھر یہ بھی حساب لگا لو۔ کہ بیالیس سال پہلے حضرت خلیفہ اولؓ کی اولاد کی عمریں کیا تھیں۔ کوئی آٹھ سال کا تھا کوئی چھ سال کا اور کوئی چار سال کا جس عمر میں وہ کپڑے بھی نہیں بدل سکتے تھے۔ کجا یہ کہ دین کے متعلق فیصلہ کریں۔ تم نے مجھے مانا تھا۔ تو ان دلائل کی وجہ سے مانا تھا۔ جو قرآن اور حدیث سے ظاہر ہوتے تھے۔ پس اب کسی اور بناء پر شبہ میں مبتلا ہونا اپنی حماقت یا بے ایمانی کا ثبوت بہم پہنچانا ہے۔ ایسے شخص کے متعلق ممکن ہے کہ آج سے پچاس سال بعد کسی احراری کے کہنے پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو گالیاں دینے لگ جائے۔ اس وقت اس کی اولاد یہی کہے گی۔ کہ پچاس سال پہلے جن بینات سے مرزا صاحب کی صداقت ثابت ہوتی تھی، آج بھی وہ قائم ہیں۔ اور آج بھی انہی سے مرزا صاحبؑ کی صداقت ثابت ہوتی ہے۔ نہ ان دلائل کو کوئی احراری پہلے رد کر سکا تھا۔ اور نہ اب رد کر سکتا ہے۔

اخلاص اور ایمان

تو وہ ہے جس کا اظہار ایک فوجی افسر نے کیا ہے۔ انہوں نے لکھا ہے۔ کہ آپ خواہ مخواہ اس فتنہ سے گھبرا رہے ہیں۔ میری تو یہ حالت ہے۔ کہ اگر خلیفہ اولؓ کی ساری اولاد اور سارے پیغامی مجھے

سجدہ بھی کریں تو میں ان کی طرف دیکھوں بھی نہیں۔ آپ ان کے کسی ایک بیٹے یا اس کے کسی بھکاری اور حقیر ساتھی کا نام لے رہے ہیں۔ میرا تو یہ عقیدہ ہے کہ اگر خلیفہء اول رضؓ کی ساری اولاد اور سارے پیغامی مجھے سجدہ کریں۔ اور مجھے اپنے عقیدہ سے پھرانا چاہیں۔ تو میں ان کی طرف منہ بھی نہ کروں۔ حقیقتاً یہی سچا ایمان ہے۔ جس شخص کو یہ خیال ہے۔ کہ اگر خلیفہ اول رضؓ کے ایک بیٹے کے ساتھ دوسرا بیٹا ملا۔ اور دوسرے کے ساتھ تیسرا ملا۔ تو اس کا ایمان ڈانواں ڈول ہو جائے گا۔ اسے کبھی بھی ایمان نصیب نہیں ہوا۔ وہ کبھی بھی احمدی نہیں ہوا۔ اور نہ اس یقین کے ساتھ آئندہ ہوگا۔ اگر وہ بیعت نہ کرتا تو اسکی حالت آج کی حالت سے بہتر ہوتی۔

جب اس نے ان خوابوں پر یقین نہیں کیا۔ جو اسے خود آئیں، جب اس نے ان نشانات کو نہ دیکھا جو خدا تعالےٰ نے میری صداقت کے لئے اس کے سامنے ظاہر کئے۔ جب اس نے ان الہاموں سے فائدہ نہ اٹھایا جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو میرے متعلق ہوئے۔ جب اس نے قرآن اور حدیث کے ان دلائل کو رد کر دیا جن سے میری صداقت ظاہر ہوتی تھی۔ تو ایسا نالائق جو اتنی باتوں کو رد کر رہا ہے۔ اس کا ٹھکانا سوائے جہنم کے اور کیا ہو سکتا ہے۔

مجھے یاد ہے

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پاس ایک دفعہ ایک زمیندار جو مولوی طرز کا تھا آکر بیٹھ گیا۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے کہنے لگا۔ کہ میں آپ کی صداقت کا کوئی نشان دیکھنے آیا ہوں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اسکی یہ بات سنکر ہنس پڑے۔ اور فرمایا۔ خدا تعالےٰ نے میری صداقت کے لئے ہزاروں ہزار نشانات نازل کئے ہیں۔ تریاق القلوب اور نزول المسیح کو پڑھو۔ ان میں بیسیوں نشانات کا ذکر موجود ہے۔ اسی طرح اور کتابیں پڑھو۔ اگر اتنے نشانوں سے تم نے فائدہ نہیں اٹھایا۔ تو جو شخص سو نشانوں کو رد کر سکتا ہے۔ اسے اگر ایک اور نشان دکھا دیا جائے۔ تو وہ اس کا بھی انکار کر سکتا ہے۔ آخر خدا مداری تو نہیں۔ کہ جب کوئی شخص نشان دیکھنا چاہے۔ اسی وقت وہ نشان ظاہر کر دے۔

جب وہ سو نشان دکھا چکا ہے

تو تم ان سو نشانوں سے فائدہ اٹھاؤ۔ ایک سو ایک نشان دیکھنے کا تم کیوں مطالبہ کرتے ہو۔ اور اگر تم سو نشانوں کی قدر نہیں کرتے۔ اور یہی مطالبہ کرتے جاتے ہو۔ کہ ایک اور نشان دکھاؤ۔ تو خدا کہے گا۔ کہ جب تم نے میرے سو نشانوں کو جوتی ماری ہے۔ تو اب میں تمہیں کوئی اور نشان دکھانے کے لئے تیار نہیں۔ کیونکہ میرے نشانات بڑی عزت والے ہیں۔ میں بھی تمہیں دھتکار دوں گا۔ غرض اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ یا ایہا الذین اٰمنوا اذا لقیتم فئۃ فاثبتوا۔ اے مومنو اگر تم دلیل سے ایمان لائے تھے۔ تو تمہیں کونسی چیز ہرا سکتی ہے۔ تمہارا مقابلہ کرنے کی تو دنیا میں کسی میں طاقت نہیں ہو سکتی۔ اگر

دلیل کے مقابلہ میں

کوئی اور چیز تمہیں ہرا سکتی ہے۔ تو معلوم ہوا۔ کہ تمہارا یہ خیال کہ تم دلیل دیکھ کر ایمان لائے تھے۔ بالکل باطل تھا۔ کیونکہ خدا تعالیٰ کی طرف سے آنے والی دلیلیں آپس میں ٹکراتی نہیں۔ اگر پہلی دفعہ تم نے دلیل سے مانا تھا۔ تو اب اگر اس دلیل کے خلاف تمہارے پاس کوئی بات بیان کی جاتی ہے۔ تو اسے رد کر دو۔ میں بھی تمہیں یہی کہوں گا۔ کہ تمہیں مجھ سے یا کسی اور مولوی سے پوچھنے کی ضرورت نہیں۔ تم خود سوچو اور غور کرو۔ کہ تم نے کس دلیل سے مجھے مانا تھا۔ اگر وہ کوئی پکی دلیل تھی۔ تو وہی دلیل اب بھی قائم ہے۔ تمہیں اور کسی نئی دلیل کی ضرورت نہیں۔ تم وہی دلیل ان لوگوں کے سامنے پیش کرو۔ اور کہو۔ کہ ہم تمہارے کہنے کی وجہ سے اس دلیل کو کس طرح رد کر سکتے ہیں۔ مجھے اس موقعہ پر ترکوں میں سے

ایک مذاقیہ عالم کا قصہ

یاد آگیا۔ وہ کسی گاؤں میں گیا۔ تو لوگوں نے اسے مجبور کیا۔ کہ وہ جمعہ پڑھائے۔ وہ ایسا ہی تھا۔ جیسے ہمارے ہاں فلا سفر ہوا کرتا تھا۔ کوئی خاص علمی ذوق نہیں رکھتا تھا۔ مگر عالموں کی مجلسوں میں آنا جانا تھا۔ اور اسی وجہ سے بعض دفعہ عقل کی باتیں بھی کہہ دیتا تھا۔ اسے جب لوگوں نے خطبہ کے لئے مجبور کیا۔ تو وہ بڑا گھبرایا۔ کہ مجھے تو کچھ بھی نہیں آتا۔ میں نے خطبہ پڑھا تو ہنسی اڑیگی اسی لئے اس نے انکار کر دیا۔ اور کہا کہ میں خطبہ نہیں پڑھ سکتا۔ مگر لوگوں نے اصرار کیا اور کہا۔ کہ ہم آپ سے ہی خطبہ سنیں گے

آخر وہ مجبور ہو گیا

اور خطبہ کے لئے کھڑا ہو گیا۔ کھڑے ہو کر اس نے پہلے دائیں طرف کے لوگوں کو دیکھا۔ اور کہا ارے لوگو تمہیں پتہ ہے کہ میں نے کیا کہنا ہے۔ انہوں نے کہا نہیں۔ پھر اس نے بائیں طرف کے لوگوں کو دیکھا اور کہا۔ ارے لوگو تمہیں پتہ ہے کہ میں نے کیا کہنا ہے۔ انہوں نے بھی کہا نہیں۔ وہ کہنے لگا۔ جب تمہیں میرے عقائد کا ہی پتہ نہیں اور تمہیں معلوم ہی نہیں۔ کہ میں کیا کہا کرتا ہوں۔ تو تمہیں کچھ کہنے کا کیا فائدہ۔ اور یہ کہہ کر وہ منبر سے نیچے اتر آیا۔

دوسرا جمعہ آیا

تو لوگوں نے کہا۔ کہ ہم نے اس کا وعظ ضرور سننا ہے۔ اسے پھر دوبارہ خطبہ پڑھنے پر مجبور کیا جائے۔ اور انہوں نے فیصلہ کیا۔ کہ اگر اب کی دفعہ بھی یہ وہی سوال کرے۔ جو اس نے پچھلی دفعہ کیا تھا۔ تو سب لوگ کہہ دیں۔ کہ ہاں ہمیں پتہ ہے کہ آپ نے کیا کہنا ہے۔ چنانچہ اگلے جمعے اسے پھر

خطبہ کے لئے کھڑا کر دیا

گیا۔ وہ کھڑے ہو کر اپنے دائیں طرف کے لوگوں سے کہنے لگا۔ ارے لوگو تمہیں پتہ ہے۔ کہ میں نے کیا کہنا ہے۔ انہوں نے کہا۔ ”جی ہاں“ پھر وہ بائیں طرف کے لوگوں سے مخاطب ہوا۔ اور کہنے لگا۔ ارے لوگو تمہیں پتہ ہے۔ میں نے کیا کہنا ہے۔ انہوں نے کہا ”جی ہاں“ وہ کہنے لگا۔ جب تمہیں پہلے ہی پتہ ہے۔ تو تمہیں سنانے کی کیا ضرورت ہے۔ محض وقت ضائع کرنے والی بات ہے۔ اور یہ کہہ کر وہ منبر سے نیچے اتر آیا۔ لوگوں نے پھر

آپس میں مشورہ کیا

کہ کوئی اور تدبیر سوچو۔ آخر ایک عقلمند نے کہا کہ اب کی دفعہ ایک فریق کہہ دے۔ ہاں۔ اور دوسرا فریق کہہ دے نہیں۔ چنانچہ اگلے جمعے وہ پھر کھڑا ہوا۔ اور اپنے دائیں طرف کے لوگوں سے کہنے لگا۔ ارے لوگو تمہیں پتہ ہے۔ کہ میں نے کیا کہنا ہے۔ انہوں نے کہا ہاں۔ پھر وہ بائیں طرف کے لوگوں سے کہنے لگا۔ ارے لوگو تمہیں پتہ ہے۔ کہ میں نے کیا کہنا ہے۔ انہوں نے کہا نہیں۔ وہ کہنے لگا بس بات آسان ہو گئی۔ جنہوں نے ہاں کہا ہے۔ وہ نہ کہنے والوں کو سمجھا دیں۔ اسی طرح میں بھی تم لوگوں سے کہتا ہوں۔ کہ اے لوگو تم نے مجھے کسی دلیل سے مانا تھا۔ اگر کسی دلیل کے بغیر تم نے مجھے مان لیا تھا۔ تو چونکہ خلافت

ایک مذہبی چیز

ہے۔ اس لئے جب دلیل کے بغیر تم نے مجھے مانا تھا۔ تو تم کافر ہو گئے تھے۔ لیکن اگر تم نے کسی دلیل سے مجھے مانا تھا۔ تو تم گھبراتے کیوں ہو۔ وہی دلیل ان لوگوں کے سامنے پیش کر دو۔ یہی قرآن کریم نصیحت کرتا ہے۔ اور فرماتا ہے فاثبتوا اگر دلیل سے تم نے مانا تھا۔ تو تم ہلتے کیوں ہو۔ مضبوطی سے قائم رہو۔ مگر فرماتا ہے بے شک دلائل سے کسی صداقت پر قائم رہنا بھی بڑی اچھی بات ہے۔ مگر ہم تمہیں یہ بھی نصیحت کرتے ہیں کہ

واذکروا اللہ کثیرًا لعلکم تفلحون

تمہاری دلیلیں بے شک مضبوط سہی مگر اگلے آدمی کو منوانا اور اسے قائل کر دینا تمہاری طاقت میں نہیں۔ یہ کام خدا ہی کر سکتا ہے اس لئے جب دشمن کے مقابلہ میں جاؤ۔ تو دعائیں کرتے رہو۔ اور دل میں استغفار پڑھتے جاؤ۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق حدیثوں میں آتا ہے۔ کہ آپ جب مجلس میں بیٹھتے تھے تو ستر ستر دفعہ استغفار کرتے تھے اس کے یہ معنے نہیں کہ آپ اپنے لئے استغفار کرتے تھے بلکہ مجلس میں بیٹھنے والوں کے لئے استغفار کرتے تھے پس اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جب تم دلیل دو۔ تو یہ نہ سمجھو کہ دلیل بڑی مضبوط ہے۔ اس کا دوسرے پر ضرور اثر ہوگا۔ دلیل کا اثر بھی اللہ تعالیٰ کے فضل کے بغیر نہیں ہو سکتا۔ اس لئے صرف دلائل پر انحصار نہ رکھو۔ بلکہ فاذکروا اللہ کثیرًا لعلکم تفلحون۔ اللہ تعالیٰ سے دعائیں کرتے رہو۔ کہ خدایا تو

اپنی رحمت اور برکت سے

صرف ہمیں ہی حصہ نہ دے۔ بلکہ ہمارے دلوں میں وہ بات ڈال جس سے دوسرا شخص بھی ایمان پر قائم ہو جائے۔ اگر تم ایسا کرو گے۔ یعنی ادھر سچائی پر قائم رہو گے۔ اور ادھر اللہ تعالیٰ کو بھی یاد کرتے رہو گے۔ اور اسی سے دعائیں کرنا اپنا معمول بنا لو گے۔ تو یقیناً تم کامیاب ہو جاؤ گے۔ لعلّ کے معنے عام طور پر شاید کے ہوتے ہیں۔ لیکن لغت میں لکھا ہے کہ جب لعلّ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہو۔ تو اس کے معنے یقینی اور قطعی چیز کے ہوتے ہیں۔ پس لعلکم تفلحون کے یہ معنے ہیں۔ کہ اگر تم ایسا کرو گے۔ تو یقیناً کامیاب ہو جاؤ گے۔ پس ایک طرف تو

تک کو اپنے پاس نہ آنے دو اور دوسری طرف ذکر الہی اور دعاؤں پر زور دو اگر تم یہ کہتے ہو کہ ہم نے آج سے دس یا بیس یا تیس سال پہلے بغیر کسی دلیل کے آپ کی بات مان لی تھی تو تم کافر تھے مومن نہیں تھے اور اگر تم نے دلیل سے مانا تھا تو دلیلیں باطل نہیں ہوتیں قرآن کریم میں

بار بار اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

کہ موسیٰ کے زمانہ میں یہ بات ہوئی تھی۔ اب محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی سچائی اسی دلیل سے کیوں ثابت نہیں ہو سکتی اگر ایک دلیل سے نوحؑ کی سچائی ثابت ہوتی ہے۔ تو اس دلیل سے ابراہیمؑ اور موسیٰؑ کی سچائی بھی ثابت ہو سکتی ہے اور قیامت تک ان کی سچائی ثابت ہوتی چلی جائے گی اسی طرح اگر میری خلافت کسی دلیل سے آج سے چالیس سال پہلے ثابت تھی۔ تو وہ اسی دلیل سے قیامت تک بھی ثابت رہے گی کیونکہ دلیلیں نہیں بدلا کرتیں مادی سامان بدلا کرتے ہیں۔ مثلاً یہ نہیں ہو سکتا کہ کسی دلیل سے حضرت عیسےٰ علیہ السلام کو آج سے انیس سو سال پہلے نبی مانا جائے اور اسی دلیل سے ہم انہیں جھوٹا کہنے لگ جائیں جس دلیل سے حضرت عیسےٰ علیہ السلام آج سے انیس سو سال پہلے سچے ثابت ہو چکے تھے اسی دلیل سے وہ قیامت تک سچے ثابت ہوتے چلے جائیں گے۔

یہی حال دوسرے انبیاء کا ہے

جن دلائل اور براہین سے ان کی نبوت ثابت ہو چکی ہے۔ انہیں دلائل اور براہین سے ان کی نبوت قیامت تک ثابت ہوتی رہے گی۔ اللہ تعالےٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے کہ لھم قدم صدق عند ربھم (یونس ع ۱) صدق کے معنے عربی زبان میں قائم اور دائم رہنے والی چیز کے بھی ہوتے ہیں۔ پس اس آیت کے معنے یہ ہیں کہ ان کے لئے ہمیشہ رہنے والی تعریف یا ہمیشہ رہنے والا مقام ہے کوئی اسے باطل نہیں کر سکتا۔ آخر نوحؑ کو کسی نے بڑھاپا جو کر کے نہیں مانا تھا بڑے اما لدار کر کے نہیں مانا تھا۔ صرف نبی کر کے مانا تھا۔ پس جو دلیل نوحؑ کو اس وقت سچا ثابت کرتی تھی۔ وہ دلیل آج بھی اسکو سچا ثابت کرتی ہے۔ اور قیامت تک اسے سچا ثابت کرتی چلی جائے گی۔ جو دلیل ابراہیمؑ کو اس وقت سچا ثابت کرتی تھی جب وہ نبی بنکر آیا وہی دلیل آج بھی اسکو سچا ثابت کرتی ہے۔ اور قیامت تک اسے سچا ثابت کرتی چلی جائے گی

جو شخص یہ کہے

کہ فلاں دلیل ابراہیمؑ کے وقت میں تو اسے سچا ثابت کرتی تھی۔ مگر میرے زمانہ میں اسے سچا ثابت نہیں کرتی تو تم سمجھ لو کہ ایسے انسان کو ہم کذاب اور مفتری کہنے کے سوا اور کیا کہیں گے۔ اگر واقعہ میں وہ کسی دلیل سے سچا ثابت ہوتا تھا تو وہ آج بھی سچا ہے اور قیامت تک سچا ثابت رہے گا۔ پس قرآن کریم مومنوں کو نصیحت کرتے ہوئے فرماتا ہے کہ فاثبتوا جب تم نے ایک صداقت کو دلیلوں سے مانا ہے۔ تو پھر اس پر مضبوطی سے قائم رہو۔ اور چاہے کتنا بڑا ورغلانے والا تمہارے پاس آ جائے تم سمجھ لو کہ وہ شیطان ہے۔ اور خواہ سارے جہان کے اولیاء کا جبہ بھی اس نے پہن رکھا ہو اس پر تھوک دو اور کہو کہ تو ہمیں ورغلانے کے لئے آیا ہے۔ ہم تیرے دھوکا اور فریب میں نہیں آ سکتے۔ دیکھو بعض ان پڑھ لوگ ہوتے ہیں۔ مگر بڑے سمجھدار اور ہوشیار ہوتے ہیں۔

گجرات کے ضلع میں

چک سکندر کے قریب بھاؤ گھسیٹ پور ایک گاؤں ہے۔ جہاں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ میں چند نہایت ہی مخلص بھائی رہا کرتے تھے میں اس وقت چھوٹا تھا مگر مجھے خوب یاد ہے کہ وہ بڑے شوق سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مجلس میں آکر بیٹھا کرتے تھے اور بڑے محظوظ ہوا کرتے تھے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ایک سالے تھے۔ جن کا نام علی شیر تھا چونکہ خدائی منشاء اور اس کے احکام کے ماتحت آپ نے حضرت ام المومنین سے شادی کر لی تھی۔ اس لئے آپ کی پہلی بیوی کے رشتہ دار آپ سے مخالفت رکھنے لگ گئے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پہلی بیوی ایک بہت ہی نیک عورت تھیں۔ میں نے دیکھا ہے وہ ہم سے اتنی محبت کرتی تھیں کہ کہنے کو تو لوگ کہتے ہیں کہ "ماں سے زیادہ چاہے پھاپھا کٹنی کہلائے" مگر

واقعہ یہ ہے

کہ ہم بچپن میں یہی سمجھتے تھے کہ وہ ہم سے ماں سے بھی زیادہ پیار کرتی ہیں۔ ہماری بڑی بہن عصمت جب فوت ہوئیں۔ تو ان دنوں چونکہ محمدی بیگم کی پیشگوئی پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے رشتہ داروں نے ایک مخالفانہ اشتہار شائع کیا تھا اسلئے ہمارے اور ان کے گھر کے درمیان کا جو دروازہ تھا۔ وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بند کروا دیا تھا۔ حضرت ام المومنین نے سنایا کہ جب عصمت بیمار ہوئی اور اس کی حالت نازک ہو گئی۔ تو جس طرح ذبح ہوتے وقت مرغی تڑپتی ہے وہ تڑپتی اور بار بار کہتی کہ میری اماں کو بلا دو چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے انہیں بلوایا۔ جب وہ آئیں اور انہوں نے عصمت کے ہاتھ میں اپنا ہاتھ دیا تو اسے آرام اور سکون حاصل ہوا اور تب اس کی جان نکلی۔ غرض وہ بہت ہی نیک عورت تھیں اور ان کو اپنی سوکن کے بچوں سے بہت زیادہ محبت تھی۔ خود حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے بھی وہ بڑی محبت رکھتیں اور آپ کی بڑی قدر کرتی تھیں۔ اور آپ کے متعلق کسی سے وہ کوئی بری بات نہیں سکتی تھیں مگر

ان کے بھائی بڑے متعصب تھے

اور وہ آنے والے احمدیوں کو ورغلاتے رہتے تھے اور کہتے تھے میں تو اس کا بھائی اور رشتہ دار ہوں میں جانتا ہوں کہ اس نے صرف ایک دکان کھول رکھی ہے اور کچھ نہیں اور کئی کمزور لوگوں کو دھوکا لگ جاتا کہ جب بھائی یہ بات کہہ رہا ہے تو ٹھیک ہی ہوگی۔ ایک دفعہ تحصیل کھاریاں کے یہی پانچوں بھائی قادیان آئے اس وقت ابھی مقبرہ بہشتی نہیں بنا تھا۔ یہ اس سے بہت پہلے کی بات ہے اس زمانہ میں جو لوگ قادیان آیا کرتے تھے انہوں نے متبرک مقامات کی زیارت کے لئے یا تو مسجد مبارک میں چلے جانا یا

حضرت خلیفہ اول رضؓ

کی مجلس میں چلے جانا اور یا پھر ہمارے دادا کے باغ میں چلے جانا۔ وہ سمجھتے تھے کہ چونکہ یہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے والد کا باغ ہے اسلئے یہ بھی متبرک جگہ ہے اس باغ کے رستہ میں وہ جگہ تھی جہاں محلہ دار الضعفاء بنا تھا اس محلہ کے بننے سے پہلے یہ زمین علی شیر صاحب کے پاس تھی اور وہ اس میں شوق سے باغیچہ لگایا کرتے تھے۔ ایک لمبی سی تسبیح انہوں نے اپنے ہاتھ میں رکھی ہوئی ہوتی تھی ڈاڑھی بھی بڑی لمبی تھی مگر سلسلہ کے سخت دشمن تھے اور ہمیشہ اس تاڑ میں رہتے تھے کہ کوئی احمدی ملے تو اسے ورغلاؤں۔ ایک دفعہ یہ پانچوں بھائی قادیان آئے اور باغ دیکھنے کے لئے چل پڑے

ان میں سے ایک بھائی تیز تیز قدم اٹھاتے ہوئے سب سے آگے جا رہا تھا۔

189

مرزا علی شیر

نے انہیں دیکھ کر پہچان لیا کہ یہ باہر کے آدمی ہیں اور انہوں نے زور سے آواز دی کہ بھائی صاحب ذرا میری بات سننا اس آواز پر وہ آگے مرزا علی شیر نے ان سے کہا کہ آپ یہاں کس طرح آئے ہیں۔ انہوں نے کہا ہم نے سنا تھا کہ مرزا صاحبؑ نے مہدی اور مسیح ہونے کا دعویٰ کیا ہے اس لئے یہاں ہم ان کی زیارت کے لئے آئے ہیں کیونکہ ہمیں وہ اپنے دعویٰ میں سچے معلوم ہوتے ہیں وہ کہنے لگا تم اس کے دھوکے میں کس طرح آ گئے۔ تم نہیں جانتے یہ تو اس شخص نے اپنی روزی کمانے کے لئے ایک دکان کھول رکھی ہے۔ یہ میرا بھائی ہے اور میں اس کے حالات کو

خوب جانتا ہوں

تم تو باہر کے رہنے والے ہو تمہیں اصل حالات کا کیا علم ہو سکتا ہے تم اسکے دھوکے میں نہ آنا ورنہ نقصان اٹھاؤ گے وہ احمدی دوست مرزا علی شیر کی یہ بات سنکر بڑے شوق سے آگے بڑھے اور کہنے لگے کہ ذرا دست پنجہ تو لے لیں اس نے سمجھا کہ میری باتوں کا اس پر اثر ہو گیا ہے اور میری بزرگی کا یہ قائل ہو گیا ہے۔ کیونکہ ان کی عادت تھی کہ وہ باتیں بھی کرتے جاتے اور ساتھ ساتھ سبحان اللہ اور استغفر اللہ بھی کہتے جاتے۔ اس نے بڑے شوق سے اپنا ہاتھ بڑھایا اور سمجھا کہ آج ایک اچھا شکار میرے قابو آگیا ہے انہوں نے زور سے اس کا ہاتھ پکڑ لیا اور اپنے باقی چاروں بھائیوں کو زور زور سے آوازیں دینی شروع کر دیں کہ جلدی آنا

ایک ضروری کام ہے

ہمارے ماموں نے سمجھا کہ اس پر میری بات کا اثر ہو گیا ہے اور اب یہ اپنے بھائیوں کو اسلئے بلا رہا ہے کہ انہیں بتائے کہ یہ ٹھیک کہہ رہا ہے اور وہ اپنے دل میں بڑے خوش ہوئے کہ آج میرا حربہ کارگر ثابت ہوا ہے۔ مگر جب ان کے بھائی وہاں پہنچ گئے۔ تو وہ کہنے لگے ہم قرآن اور حدیث میں پڑھا کرتے تھے کہ دنیا میں ایک شیطان ہوا کرتا ہے مگر وہ ہمیں ملتا نہیں تھا۔ آج حسن اتفاق سے ہمیں شیطان مل گیا ہے اور میں نے تمہو اسلئے بلایا ہے کہ آؤ

دو شیطان کو دیکھ لو۔ اب وہ زور سے اپنا ہاتھ چھوڑانا چاہے مگر وہ اس کا ہاتھ نہ چھوڑیں اور کہیں اب آپ ہاتھ چھڑا کر کہاں جانا چاہتے ہیں میں تو سارى عمر اس تلاش میں رہا کہ مجھے شیطان نظر آجائے مگر ملتا نہیں تھا۔ ہم حیران تھے اور نبیوں کے وقت میں تو شیطان ہوا کرتا تھا اب مرزا صاحب کے وقت میں وہ شیطان کہاں گیا۔ سو شکر ہے کہ آج ہم نے بھی شیطان دیکھ لیا۔ اب تو ہم نے نہیں چھوڑنا غرض بڑی مشکل سے اپنا ہاتھ چھوڑا کر وہاں سے بھاگا۔ پس

سوال یہ ہے

کہ اگر تم نے بے دلیل مانا تھا تو تم کافر ہو۔ تم اپنے ایمان کا فکر کرو اور پیشتر اس کے کہ کوئی شیطان تمہارے پاس پہنچے تم خود اپنی موجودہ حالت سے توبہ کرو اور کہو کہ ہم نے بے ایمانی کی کہ اسے مان لیا۔ ہمارے پاس کوئی دلیل نہیں دیکھی تھی شیطان نے ہمیں ورغلا دیا اور ہم نے اس شخص کو قبول کر لیا۔ لیکن اگر واقعہ میں تم نے دلیل سے مانا ہے تو پھر سمجھ لو کہ جو بھی تمہارے پاس ورغلانے کے لئے آتا ہے وہ شیطان ہے اور جیسے گجرات کے لوگوں نے مرزا نثار سے سلوک کیا تھا۔ اسی طرح جب بھی کوئی ایسا شخص تمہارے پاس آئے تم فوراً

لاحول پڑھنے لگ جاؤ

اور کہو کہ ہمیں مدت سے شیطان دیکھنے کا شوق تھا آج تمہیں دیکھ کر شیطان دیکھنے کی حسرت پوری ہو گئی ہے۔ چنانچہ راولپنڈی اور کوہاٹ کے بعض نوجوانوں نے لکھا ہے کہ جب اس قسم کے بعض آدمیوں کو ہم نے دیکھا تو ہمارے دل میں ان کے متعلق بڑی نفرت پیدا ہوئی اور ہم نے سمجھا کہ یہ شیطان ہیں۔ جو ہمیں ورغلانا چاہتے ہیں اور ہم نے لاحول پڑھنا شروع کر دیا۔ اور واقعہ میں اگر تم نے کسی صداقت کو دلیل کی بنا پر مانا تھا تو پھر چاہے کتنا بڑا آدمی اس کے مقابلہ میں کھڑا ہو جائے لازماً وہ شیطان ہو گا بلکہ اس کو دیکھتے ہی لاحول پڑھنا چاہیئے اور استغفار کرنا چاہیئے اور اسے کہنا چاہیئے کہ ہم تجھے شیطان سمجھتے ہیں۔ ہم تو خدا کے ماننے والے ہیں۔ ہمیں خدا نے خوابوں کے ذریعہ یا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہاموں کے ذریعہ یا اپنے

تازہ معجزات اور نشانات کے ذریعہ

یا رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیوں کے ذریعہ ایک صداقت پر قائم کر دیا ہے اب اے شیطان تیرا ہم میں کوئی حصہ نہیں۔ ہم وہی مانیں گے جو خدا نے ہمیں براہ راست سمجھایا یا جس کی خبر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے الہاموں سے ہمیں دی۔ یا جس کی خبر محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے قرآن اور حدیث میں دی۔ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہمارے اصل آقا ہیں۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام آپ کے احکام کی تشریح اور دنیا میں ان کی اشاعت کرنے کے لئے آئے ہیں اور ہم پر خوابوں کے ذریعہ جو کچھ ظاہر ہوا ہے۔ خدا تعالےٰ کے فضلوں میں سے ایک فضل ہے۔ کیونکہ وہ کہتا ہے کہ مومنوں پر

خدا تعالےٰ کے فرشتے نازل ہوتے ہیں

پس تیری وجہ سے ہم خدا تعالےٰ کی نعمت کو کیوں ٹھوکر ماریں۔ ہم تیری وجہ سے خدا تعالےٰ کے نشانوں کو ٹھوکر نہیں ماریں گے بلکہ ہمیشہ انہیں عزت دیں گے اور انہیں اپنے سر اور اپنی آنکھوں پر رکھیں گے۔ تبھی ہم قیامت کے دن خدا تعالےٰ کے حضور حاضر ہو کر یہ کہہ سکتے ہیں کہ اے ہمارے رب تو نے جو ہمیں خواب دکھایا تھا اسے ہم نے اپنے سر اور آنکھوں پر رکھا۔ یا تو نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ ہمیں جو کچھ بتایا ہم نے اسے اپنے سر اور آنکھوں پر رکھا۔ یا تو نے محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ذریعہ ہمیں جو کچھ خبر دی ہم نے اسے سنا اور اسے اپنے سر اور آنکھوں پر رکھا۔ اور کسی بڑے سے بڑے آدمی کے آنے پر بھی ہم نے تیرے نشانوں کو اپنی پیٹھ کے پیچھے نہیں پھینکا۔ انہیں ٹھوکر نہیں ماری۔ ان کی ناقدری نہیں کی بلکہ ہمیشہ ہم نے ان کی قدر کی اور ہمیشہ انہیں اپنے دل میں رکھا۔ سر پہ رکھا اور آنکھوں پہ رکھا اور ہم نے اپنی جان دے دی۔ مگر تیری صداقتوں کو ہم نے نہیں چھوڑا چاہے وہ

محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

کے ذریعہ قرآن اور حدیث میں آئی ہوں۔ چاہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ آپ کے الہامات میں آئی ہوں۔ چاہے فرشتوں کے ذریعہ ہمیں براہ راست ان کا علم حاصل ہوا ہو

پس جس طرح ہم نے تیری صداقتوں کو دائمی طور پر اپنے ساتھ رکھا ہے تو بھی اپنے انعامات کو دائمی طور پر ہمارے ساتھ رکھ۔ ہم مرنے اور فنا ہونے والے کمزور اور ناچیز بندوں نے جب تیرے نشانات کی دائمی طور پر قدر کی ہے اور کبھی ایک لمحہ کے لئے بھی ان کو نہیں چھوڑا تو

اے حی و قیوم خدا

اے قادر و مقتدر خدا کیا تو ہمیں دائمی طور پر اپنے انعامات سے نہیں نوازے گا اور ہمیں اپنے قرب میں دائمی حیات نہیں بخشے گا۔ اگر تم ایسا کرو تو یقیناً اللہ تعالیٰ تمہاری سنے گا اور تمہیں دائمی اور ابدی زندگی دے گا اور اپنے فرشتوں سے کہے گا کہ میرے اس بندے نے میری نعمت کو دائمی طور پر اپنے ساتھ رکھا ہے۔ تم بھی اس کی روح کو دائمی طور پر میری جنت میں میرے پاس رکھو ؛

مساجد ممالک بیرون

تاجر صاحبان

آپ اللہ تعالےٰ کے فضل سے بڑے تاجروں میں شمار ہوتے ہیں۔ مجلس مشاورت اپریل ۱۹۵۲ء میں آپ کو سیدنا حضرت امیر المومنین المصلح الموعود ایدہ اللہ الودود نے مخاطب کرتے ہوئے فرمایا تھا۔ "اب تاجر بولیں کیا وہ مہینہ میں سب سے پہلے سودے یا سب سے آخری سودے کا نفع مسجد فنڈ (ممالک بیرون) میں دیں گے ؟"

اس پر تاجر دوست اٹھے اور انہوں نے اس تجویز پر عمل کرنے کا عہد کیا اور کہا کہ ہم مہینہ میں سب سے پہلے سودے کا نفع مسجد فنڈ (ممالک بیرون) میں دیا کریں گے۔

تعمیر مساجد ممالک بیرون کی عظیم الشان مہم جو سیدنا حضرت اقدس المصلح الموعود ایدہ اللہ الودود نے شروع فرمائی ہے۔ اس کی تفاصیل سے آپ بخوبی آگاہ ہوں گے۔ اس کے متعلق حضور نے حال ہی میں ایک خطبہ جمعہ میں فرمایا ہے۔ ملاحظہ ہو الفضل مؤرخہ ۲۱ جولائی ۱۹۵۶ء۔

" لنڈن میں ہم پہلے ہی مسجد بنا چکے ہیں۔ ہالینڈ میں بھی بنا چکے ہیں۔ نیورنبرگ (جرمنی) میں مسجد بنانے کی تجویز ہے۔ رہ گیا فرانس۔ سوئٹزرلینڈ۔ زیکوسلویکیا۔ آسٹریلیا اور اٹلی یہ پانچ ملک ہیں جن میں ہم نے مساجد بنانی ہیں۔ پھر امریکہ کی باری آجائے گی۔ امریکہ چونکہ ایک وسیع ملک ہے اس لئے اس میں شاید ایک ہزار مسجد کی ضرورت ہو گی "

حضور کے ان عظیم الشان عزائم کے پیش نظر آپ بخوبی اندازہ لگا سکتے ہیں کہ ہر ماہ پہلے سودے کے بارہ میں حضور کے ارشاد پر آپ کو کس قدر اخلاص اور استقلال کے ساتھ عمل پیرا رہنے کی ضرورت ہے۔

پس بذریعہ چٹھی ہذا آپ کو اپنا عہد یاد دلانے کی سعادت حاصل کر رہا ہوں اور امید رکھتا ہوں کہ آپ اس پروگرام کے مطابق جب بھی اس صدقہ جاریہ میں حصہ لیا کریں گے تو چند سطور کے ذریعہ دفتر ہذا کو براہ راست بھی اطلاع بھجوا دیا کریں گے تاکہ آپ کے انفرادی کھاتہ میں آپ کی قربانیوں کا ریکارڈ درست رہے۔ علاوہ ازیں آپ دوسرے تاجر احباب کو بھی اس ثواب میں شمولیت کی تحریک فرماتے رہیں۔

یہ تو نہایت ہی حقیر سا مطالبہ ہے۔ ورنہ قرون اولیٰ میں اسلام کی اشاعت کا سہرا تجّار کے سر ہے۔ اور ان میں ایسے نیک لوگ بھی ہوئے ہیں جن کو ایک ایک مسجد کی تعمیر کا خرچ بذاتہٖ خود اکیلے ادا کرنے کی سعادت حاصل ہوئی۔ یقیناً ایسے نمونے احمدیت میں پائے جا سکتے ہیں۔ صرف توجہ درکار ہے۔

مبارک وہ جو خدا تعالےٰ کے موعود خلیفہ کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے اپنے اخلاص کا ثبوت اپنے عمل سے دے۔

وکیل المال تحریک جدید

پرنسپل کی فوری ضرورت

ہمیں مغربی افریقہ میں ایک سکول کے لئے ایک پرنسپل کی فوری ضرورت ہے جس کے لئے مندرجہ ذیل قابلیت کا ہونا ضروری ہے

(۱) بی۔ اے (آنرز) فرسٹ کلاس (اردو۔ عربی۔ فارسی کی ضرورت نہیں)

(۲) ایم۔ اے (جو ان مضامین میں ہو۔ انگریزی۔ حساب۔ فزکس کیمسٹری۔ بایولوجی۔ تاریخ۔ جغرافیہ)

(۳) تعلیمی تجربہ کسی سکول یا کالج میں کم سے کم پانچ سال کا ہو۔

(۴) تنخواہ ایک صد پونڈ ماہوار ہو گی۔

جو احباب جانے کے خواہشمند ہوں وہ فوری طور پر درخواست اپنے مکمل کوائف امیر یا پریذیڈنٹ کی تصدیق کے ساتھ وکالت تبشیر کو فوراً بھجوا دیں۔ وکیل التبشیر تحریک جدید

۱۹۵

وعدہ جات چندہ مسجد جرمنی

سیدنا حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی تحریک پر لبیک کہتے ہوئے جن مجالس اور مخلصین نے مسجد جرمنی کی تعمیر میں ۱۵۰/- روپے یا اس سے زائد مالی قربانیوں کے وعدے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں پیش کئے ہیں۔ ان کی پہلی فہرست ذیل میں شائع کی جاتی ہے۔ جزاہم اللہ تعالیٰ

وکیل المال ثانی تحریک جدید ربوہ

نمبر شمار	نام و پتہ	وعدہ
۱	خدام الاحمدیہ سیالکوٹ	۵۰۰-۰-۰
۲	〃 〃 کراچی	۵۰۰-۰-۰
۳	صاحبزادہ مرزا منیر احمد صاحب ۲۶ ہال روڈ لاہور	۳۰۰-۰-۰
۴	عبد الواحد صاحب دہلی دروازہ لاہور	۱۵۰-۰-۰
۵	چوہدری غلام رسول صاحب چک ۱۳۲ ر رحیم یارخاں	۱۵۰-۰-۰
۶	میجر عارف زماں صاحب نائب ناظر امور عامہ	۱۵۰-۰-۰
۷	کیپٹن ڈاکٹر محمد دین صاحب بٹالوی مرحوم وہاڑی (ملتان)، والدہ خیرات	۱۵۰-۰-۰
۸	ملک بشیر الدین صاحب ولد کیپٹن محمد دین صاحب	۱۵۰-۰-۰
۹	ملک صلاح الدین صاحب 〃 〃	۱۵۰-۰-۰
۱۰	ملک ضیاء الدین صاحب 〃 〃	۱۵۰-۰-۰
۱۱	قاضی محمد عبد اللہ صاحب سابق مبلغ انگلستان و سابق ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول	۱۵۰-۰-۰
۱۲	چوہدری محمد رمضان صاحب نواں کوٹ معرفت بشیر احمد صاحب باجوہ پوٹنگ ورکس	۵۰-۰-۰
۱۳	فاطمہ بیگم صاحبہ اہلیہ ڈاکٹر عبد الرحمٰن صاحب کراچی	۱۵۰-۰-۰
۱۴	ڈاکٹر حبیب الرحمٰن صاحب داماد 〃	۱۵۰-۰-۰
۱۵	ڈاکٹر امۃ الحفیظ صاحبہ اہلیہ حبیب الرحمٰن صاحب	۱۵۰-۰-۰
۱۶	چوہدری عبد المجید صاحب پروپرائٹر مجید اینڈ کو نیلا گنبد لاہور	۱۵۰-۰-۰
۱۷	محترمہ نصیرہ بیگم صاحبہ اہلیہ عبد المجید صاحب لاہور	۱۵۰-۰-۰
۱۸	کیپٹن سلیم احمد 12 F-F پاکستان 9 R.E لاہور	۱۵۰-۰-۰
۱۹	صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل التبشیر	۱۵۰-۰-۰
۲۰	سردار بیگم صاحبہ ہیڈ مسٹرس سکول دوالمیال تحصیل پنڈ دادنخاں	۱۵۰-۰-۰
۲۱	محمد اسمٰعیل صاحب نمبردار چک $\frac{99}{6-R}$ منٹگمری	۱۵۰-۰-۰

وکیل المال تحریک جدید ربوہ

نصرت گرلز ہائی سکول راولپنڈی میں یوم آزادی

نصرت گرلز ہائی سکول راولپنڈی ۵۷ R سید پوری گیٹ میں یوم استقلال پر ایک عام بزم ادب منعقد کی گئی۔ جس میں حاضرین کو فرض شناسی کی تلقین کی گئی۔ اور استقلال پاکستان کے لئے دعائیں کی گئیں۔ بعد ازاں مس اکبری ملک میونسپل کمشنر راولپنڈی نے مستحقین میں امریکن گھی کے بکسے تقسیم کئے۔

وعدہ اگست و ستمبر میں سو فی صدی پورا کریں

اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے اور اس کی دی ہوئی توفیق جولائی اور اگست کے پہلے ہفتہ سابقون الاولون کے دوسرے دور کے لئے خاص محنت اور توجہ سے اپنے وعدے سو فی صدی پورے کئے ہیں۔ اور یہ کام حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطبات ۱۵ اور ۲۹ جون اور حضور کی دعاؤں نے کیا ہے الحمد للہ ثم الحمد للہ۔

وعدہ پورا کرنے والے اور اچھا کام کرنے والے عہدہ داران کی فہرست بھی حضور کی خدمت میں ارسال ہو چکی ہے اور عنقریب اچھا کام کرنے والے احباب کے نام جنہوں نے دفتر اول و دوم کے وعدوں کو ساٹھ فی صدی یا اس سے اوپر مرکز میں داخل کیا ہے اخبار میں شکریہ کے ساتھ انشاء اللہ العزیز شائع کئے جائیں گے۔ مگر تمام عہدہ داران احباب اب علام توجہ سے کام نہ لیں۔ بلکہ مزید کوشش اور توجہ سے وعدوں میں جو کمی رہ گئی ہے اسے اگست ستمبر میں سو فی صدی پورا کریں۔ کیونکہ اب یہ وقت سال کا آخر آرہا ہے۔

وکیل المال تحریک جدید ربوہ

صداقت احمدیت کے متعلق
تمام جہان کو چیلنج
معہ ڈیڑھ لاکھ روپیہ کے انعامات
اردو وانگریزی میں
کارڈ آنے پر
مفت
عبد اللہ الٰہ دین سکندر آباد دکن

موتی سرمہ
خارش، ککرے، جالا، پھولا، پڑبال، دھند، غبار، پلکیں گرنے کے لئے اکسیر ہے
قیمت فی شیشی ایک روپیہ (عہ)
نور کیمیکل فارمیسی دیال سنگھ منشن
مال روڈ لاہور

ٹیچنگز آف اسلام
۲۰ ستمبر ۱۹۶۰ء تک ۲۰ روپے کی کتب خریدنے والے دوستوں کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مشہور کتاب ٹیچنگز آف اسلام
قیمت ۱/۸ ؛ حجم ۱۶۲ صفحات کی چار کاپیاں مفت دی جائیں گی۔ فہرست کتب مفت طلب فرمائیں
کراچی بکڈپو ۸/۱۲ گوبیمار کراچی

منیاری	عطریات	چینی کے برتن

انرخ مناسب:
ملک جی برادر گول بازار ربوہ سے خریدیں

ہوزری	ثقیکشنری	اسٹیشنری

مدیران نوائے پاکستان کی صریح کذب بیانی
(بقیہ صفحہ اول)

[ا]یدہ اللہ کی اپنی تصنیف لطیف ہے [ا]ور جو معارف اس میں بیان ہوئے ہیں وہ حضور [کے] بیان کردہ ہیں اور کوئی زمانہ کوئی اور بڑے سے بڑا عالم ان کو بیان نہیں کرسکتا۔ تفسیر کبیر [کے] یہ معارف خود بزبان حال اعلان کر رہے ہیں [کہ] یہ باتیں اللہ تعالیٰ نے اپنے موعود خلیفہ [کو] خود سکھائی ہیں اور ان پیشگوئیوں کو پورا کرنے [و]الی ہیں جو حضور کے متعلق حضرت مسیح موعود [علی]ہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے خبر پاکر آپ کی [پ]یدائش سے بھی قبل بیان فرمائی تھیں کہ [ق]رآن کا مرتبہ اور اس کی عظمت آپ کے [ذ]ریعہ سے ظاہر ہوگی۔ اور یہ کہ آپ ظاہری [و]باطنی علوم سے پُر کئے جائیں گے۔

الغرض تفسیر کبیر رہتی دنیا تک سیدنا [و]امامنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ [ک]ے مصلح موعود ہونے کا بیّن نشان ہے۔ نہ [صرف] جماعت احمدیہ کے لئے بلکہ غیروں کے [لئ]ے بھی۔ کیونکہ باوجود چیلنج کے آپ کے مقابل [کو]ئی شخص کبھی تفسیر نویسی کے لئے نہیں [ن]کلا۔

سیدنا وامامنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز تو ایک سمندر ہیں [ا]ور ہم لوگ اس سمندر سے اپنے برتن بھر کر اپنی [پ]یاس بجھانے والے ہیں۔ پس کسی غیر کی طرف تفسیر کبیر کی تصنیف کو منسوب کرنا غلط اور

...رہا ہے۔ نہ صرف غلط بلکہ ظالمانہ فعل ہے۔ اے کاش! مدیران کوہستان و نوائے پاکستان ایسی جھوٹی اور غلط خبریں دیتے ہوئے کچھ تو خوف خدا کرتے۔ اور صحافت جیسے ممتاز پیشہ کو بدنام نہ کرتے۔

نوٹ:- اگر مدیران نوائے پاکستان اور کوہستان میں کوئی اخلاقی جرأت باقی ہے اور صداقت کی حقیقی پیاس موجود ہے۔ تو میرے اس بیان کو اپنے اخباروں میں شائع کر دیں۔ ورنہ بہرحال دنیا تو سمجھے گی کہ انہوں نے سراسر باطل اور جھوٹی بات بیان کی ہے۔ والسلام

ابوالمنیر نور الحق پروفیسر جامعۃ المبشرین

ضرورت رشتہ
دو نوجوان۔ خوبصورت۔ صحت مند برسر روزگار۔ لڑکوں کے لئے اچھی قبول صورت تعلیم یافتہ سلیقہ شعار۔ امور خانہ داری سے واقف سولہ اٹھارہ سالہ شریف خاندان لڑکیوں کی ضرورت ہے۔ خواہشمند حضرات "معرفت نظارت امور عامہ" کے پتہ پر ضروری تفصیل وغیرہ کے لئے خط وکتابت فرمائیں۔ صحیح النسب سید یا قریشی خاندان کو ترجیح دی جائے گی (ناظر امور عامہ ربوہ)

ہر جمعہ کو پڑھیے
ایک تیر سے دو شکار
دمسلکاٹ DAMSILKAAT
دمہ اور سل دونوں امراض کا واحد کامیاب علاج
چالیس روز کی اسی خوراک — قیمت چھ روپے دس آنے
ھو الشافی القادر المصور
لڑکیاں ہی لڑکیاں پیدا ہونا رحم کا ایک مرض ہے
حبوب راحت جاں اس مرض کے لئے ایک نعمت خداوندی اور عجائبات میں سے ہے
حکیم قیس مینائی ۲/احسن منزل ولسن اسٹریٹ کراچی

درخواست دعا
مکرم میاں غلام محمد صاحب اختر ناظر اعلیٰ ثانی تحریر فرماتے ہیں میری بچی کی ساس بیگم لفٹیننٹ ڈاکٹر محمد الدین صاحب لنڈی کوتل میں بہت بیمار ہیں احباب ان کی صحت عاجلہ و کاملہ کے لئے درد دل سے دعا فرماکر احسان فرمائیں

قاعدہ یسّرنا القرآن
یہ قاعدہ قرآن کریم کے پڑھنے پڑھانے کے لئے بے نظیر چیز ہے۔ لاکھوں کی تعداد میں اب تک طبع ہو چکا ہے۔ قیمت مکمل قاعدہ ۱۰/ قاعدہ خورد ۴/ علاوہ ازیں اس طرز پر لکھے ہوئے مندرجہ ذیل پارے بھی موجود ہیں۔ چوتھا۔ پانچواں۔ چھٹا۔ ساتواں نواں۔ دسواں اور تیسواں پارہ ہدیہ فی پارہ ۴/ علاوہ محصولڈاک۔ پانچ روپے سے زائد خریدار کو ۲۰ فیصدی کمیشن۔

ملنے کا پتہ:- **منیجر مکتبہ یسّرنا القرآن ربوہ، جھنگ**

اوقات موسم گرما دی یونائیٹڈ ٹرانسپورٹس سرگودھا

نمبر سروس	پہلی سروس	دوسری سروس	تیسری سروس	چوتھی سروس	پانچویں سروس	چھٹی سروس	ساتویں سروس	آٹھویں سروس	نویں سروس	دسویں سروس
از سرگودھا برائے لاہور	۳½	۴½	۵½	۶½	۷½	۸¾	۱۰	۱۱½	۱۳	۱۴½
از لاہور برائے سرگودھا	۳½	۵	۵½	۸	۹½	۱۰½	۱۲	۱۳½	۱۵	۱۶
از گوجرانوالہ برائے سرگودھا	۵¾	۱۰½	۱۵¼	نوٹ:- لاہور سرگودھا کے درمیان پانچ گھنٹے اور سرگودھا						
از سرگودھا برائے گوجرانوالہ	¾	۱۰½	۱۵¼	گوجرانوالہ کے درمیان سوا چار گھنٹے کا سفر ہے (اجرا منیجر)						

ایسٹرن پرفیومری کمپنی
کے مایۂ ناز
عطر، سینٹ، ہیئر آئل، ہیئر ٹانک
ربوہ کے
ہر دوکاندار سے مل سکتے ہیں

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

حبِ نور۔ قابل رشک صحت اور طاقت کے لئے مفید دوا قیمت چار روپے علاوہ محصولڈاک
ناصر دواخانہ گول بازار ربوہ